بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ ۷ صلح ۱۳۵۴ ہش ۷ جنوری ۱۹۷۵ء | نمبر ۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے :-

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۷ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت پہلے سے بہتر ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ سے کامل طور پر پیار کرنیوالے ہر دم اور ہر لحظہ استغفار کو اپنا وِرد رکھتے ہیں

استغفار میں یہ امر بھی شامل ہے کہ جو کچھ لغزش اور قصور صادر ہو چکا خدا تعالیٰ اسکے بد نتائج سے محفوظ رکھے

"خدا تعالیٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں کیونکہ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ ایک محبِّ صادق کو ہمیشہ یہ فکر لگی رہتی ہے کہ اس کا محبوب اس پر ناراض نہ ہو جائے اور چونکہ اس کے دل میں پیاس لگا دی جاتی ہے کہ خدا کامل طور پر اس سے راضی ہے اس لئے خدا تعالیٰ یہ بھی کہے کہ مَیں تجھ سے راضی ہوں تب بھی وہ اِس قدر پر صبر نہیں کر سکتا کیونکہ جیسا کہ شراب کے دَور کے وقت ایک شراب پینے والا ہر دم ایک مرتبہ پی کر پھر دوسری مرتبہ مانگتا ہے اسی طرح جب انسان کے اندر محبت کا چشمہ جوش مارتا ہے تو وہ محبت طبعاً یہ تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ پس محبت کی کثرت کی وجہ سے استغفار کی بھی کثرت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے کامل طور پر پیار کرنیوالے ہر دم اور ہر لحظہ استغفار کو اپنا وِرد رکھتے ہیں اور سب سے بڑھ کر معصوم کی یہی نشانی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے اور استغفار کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعفِ بشریت انسان سے صادر ہو سکتی ہے اس امکانی کمزوری کو دُور کرنے کے لئے خدا سے مدد مانگی جائے تا خدا کے فضل سے وہ کمزوری ظہور میں نہ آوے اور مستور و مخفی رہے۔ پھر بعد اس کے استغفار کے معنے عام لوگوں کیلئے وسیع کئے گئے اور یہ امر بھی استغفار میں داخل ہوا کہ جو کچھ لغزش اور قصور صادر ہو چکا خدا تعالیٰ اس کے بد نتائج اور زہریلی تاثیروں سے دُنیا اور آخرت میں محفوظ رکھے پس نجاتِ حقیقی کا سرچشمہ محبتِ ذاتی خدائے عزّ و جلّ کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔"

(چشمۂ مسیحی صفحہ ۳۸)

غیر محدود فراخی کا وعدہ

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۱۹ ستمبر ۱۹۲۲ء میں فرمایا :-

"قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ یعنی ہر تنگی جو مومن پر آتی ہے اسکے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر محدود وسعت نصیب ہوتی ہے جس کے کم سے کم دو جلوے ہوا کرتے ہیں۔ دوسری جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ یعنی جو شخص بھی اپنے رب کے مقام سے خوف کرتا ہے اس کو دو جنتیں ملتی ہیں۔ گویا یہاں بھی دو جنتوں کا ذکر ہے اور وہاں بھی ایک عُسر کے ساتھ دو یُسر بیان فرمائے ہیں۔ گویا ہر ایک عُسر کے ساتھ دو یُسر کا وعدہ کیا گیا ہے۔ گو عُسر کا لفظ بھی دُہرایا ہے مگر مراد ایک ہی عُسر ہے کیونکہ اس پر ال لگایا ہے یعنی وہی عُسر جو ہم نے پہلے بیان کیا ہے اسی کا دوبارہ ذکر کرتے ہیں۔ مگر یُسر پر ال نہیں جس کے معنے یہ ہیں کہ یہ پہلا ہی یُسر نہیں بلکہ نیا ہے اور جس یُسر کا ذکر پہلی آیت میں ہے اسی کا ذکر دوسری میں نہیں بلکہ اس میں ایک نئے یُسر کا ذکر ہے۔ اور دوسرے نکرہ ہونے کی وجہ سے اس میں ایک غیر محدود پن پایا جاتا ہے۔ کوئی چیز جو انسان کے ذہن میں مستحضر نہ ہو محدود نہیں ہوا کرتی بلکہ اس کی حد کا تعلق خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ ہوا کرتا ہے جتنا یُسر ہم خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل کو جذب کرنے کے ساتھ بڑھاتے جائیں اتنا ہی وہ بڑھتا چلا جائے گا یعنی انسانی اعمال اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل کو جتنا بڑھاتے جائیں گے اتنا ہی یُسر بڑھتا چلا جائے گا۔"

(خطباتِ محمود جلد اوّل صفحہ ۲۷۰)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبد الحیٔ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۷ ماہ صلح ۱۳۵۳ ہش

قوموں اور ملکوں کے خوش نصیب نمائندے

حضرت خاتم النبیین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے سے دی ہوئی بشارات اور پیشگوئیوں کے عین مطابق آنحضور صلعم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے احیاء وغلبۂ اسلام کی غرض سے بھیجا تھا۔ چنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر دنیا بھر میں اسلام کے غالب آنے کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرمایا:۔

"ہر قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔" (تجلیاتِ الٰہیہ)

اس امر کی ایک مستقل علامت کہ فی الواقعہ آپ کے اور آپ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ اسلام دنیا میں غالب آرہا ہے اور ہر قوم اس چشمہ سے پانی پی رہی ہے اللہ تعالیٰ نے جلسہ مقدس و بابرکت للّٰہی جلسہ سالانہ کو ٹھہرایا چنانچہ اس کے متعلق فرمایا:۔

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اس میں یہی نہیں بتایا گیا تھا کہ ملک کے کونہ کونہ سے لوگ اس للّٰہی جلسہ میں شرکت کے لئے آئیں گے بلکہ دوسری قوموں کے نمائندے بھی دور و دراز کا سفر اختیار کر کے اس میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے کھنچے چلے آئیں گے اور ان کا اس طرح دنیا کے مختلف علاقوں اور ملکوں سے کھنچے چلے آنا اس امر کی ایک بیّن علامت ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ اسلام بحمد اللہ تعالیٰ دنیا میں رفتہ رفتہ غالب آرہا ہے اور بالآخر پورے کرۂ ارض پر چھائے اور غالب آئے بغیر نہ رہے گا۔

چنانچہ جب ہم اس نقطۂ نگاہ سے اپنے ۸۲ ویں جلسہ سالانہ منعقدہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء کا جائزہ لیتے ہیں تو بحمد اللہ تعالیٰ یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ دنیا بھر میں اسلام کے غالب آنے کی بشارت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ اس جلسہ میں جتنی بڑی تعداد میں اکنافِ عالم میں پھیلی ہوئی اقوام کے نمائندے شریک ہوئے اتنی بڑی تعداد میں پہلے کبھی شریک نہیں ہوئے تھے۔ اس دفعہ ڈیڑھ درجن کے قریب اقوام کے نصف صد کے قریب نمائندوں نے شرکت کی سعادت حاصل کر کے دنیا پر اس بشارت کے بتدریج اور ہر بار پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پورا ہونے کو آشکار کر دکھایا۔ سب سے بڑا وفد اُس ملک سے آیا جو سب سے زیادہ دُور فاصلہ پر واقع ہے یعنی ریاستہائے متحدہ امریکہ سے۔ یہ وفد اکیس افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں سے گیارہ مرد، نو خواتین اور ایک نوعمر بچی تھی۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:۔

۱۔ الحاج عبدالرحیم ظفر صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈیٹن اور مڈ ویسٹ سرکل (امیر وفد) ۱۹۵۳ء میں اسلام قبول کیا۔ دو دفعہ حج بیت اللہ سے مشرف ہو چکے ہیں۔ ۱۹۷۲ء میں بھی جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لائے تھے۔

۲۔ الحاج محمد صادق صاحب امیر جماعت احمدیہ نیوجرسی۔ ابتدائی نومسلموں میں سے ہیں۔

۳۔ بھائی عبدالسلام صاحب۔ پہلے عیسائی پادری تھے۔ ۱۹۶۰ء میں اسلام قبول کیا۔ جماعتِ احمدیہ فلاڈلفیا کے امیر ہیں۔

۴۔ حسان حکیم صاحب امیر جماعت احمدیہ واکیگن۔ الینوائس۔ ماہر اخبار نویس۔ جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء پر بھی تشریف لا چکے ہیں۔

۵۔ علی رضاء صاحب سیکرٹری مجلس انصار اللہ امریکہ۔ ۱۹۵۰ء میں اسلام قبول کیا۔ ان کے والد عیسائی پادری تھے۔

۶۔ احمد بشیر صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نیویارک۔

۷۔ عبدالعزیز صاحب انجینئر سیکرٹری تعلیم و تربیت فلاڈلفیا۔

۸۔ عبدالسمیع خالق ڈینس ہیلر صاحب آف میساچیوسٹ۔ عیسائیت ترک کر کے ۱۹۷۲ء میں اسلام قبول کیا۔

۹۔ حسین غفور عبدالعزیز صاحب سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ فلاڈلفیا۔

۱۰۔ یحییٰ عبدالغنی ولیم صاحب سیکرٹری خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ ڈیٹن۔ عیسائیت ترک کر کے ۱۹۶۸ء میں اسلام قبول کیا۔

۱۱۔ حبیب محمد شفیق صاحب سیکرٹری اطلاعات جماعت احمدیہ ڈیٹن۔ اوہائیو۔

۱۲۔ الحاجہ نسیمہ امین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ۔

۱۳۔ الحاجہ ایم۔ رضیہ۔ ظفر صاحبہ سوشل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ڈیٹن۔

۱۴۔ عالیہ رشید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ واکیگن۔ الینوائس۔

۱۵۔ عائشہ حکیم صاحبہ ایم۔ اے نائب صدر لجنہ اماء اللہ واکیگن۔ الینوائس۔ ۱۹۷۰ء میں اسلام قبول کیا۔

۱۶۔ فاطمہ احمد صاحبہ آف بوسٹن۔ حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے۔

۱۷۔ حمیدہ چیمبرز صاحبہ سیکرٹری مال شکاگو مشن۔ ۱۹۶۴ء میں اسلام قبول کیا۔

۱۸۔ امۃ اللطیف خالق صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بوسٹن۔ مئی ۱۹۷۲ء میں اسلام قبول کیا۔

۱۹۔ ناصرہ سلیمہ رضاء صاحبہ آف وسکانسن۔

۲۰۔ کلارا پار نتھینیا ہائی ٹاور آف ڈیٹن اسلام کا مطالعہ کر رہی ہیں۔

۲۱۔ امۃ الحفیظ آف بوسٹن (ایک نوعمر بچی)

امریکہ کے بعد دوسرا بڑا وفد مشرق بعید کے ملک انڈونیشیا سے آیا۔ یہ وفد چھ احباب پر مشتمل تھا۔ ان میں مولانا عبدالواحد صاحب فاضل سماٹری۔ خلیل احمد صاحب۔ عبدالرحیم غنی صاحب۔ داراہ حنفی صاحب۔ شافعی باتوا صاحب اور بریگیڈیئر جنرل احمد صاحب شامل تھے مشرق وسطیٰ کی جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے السید منیر الحصنی صاحب۔ عبدالغنی صاحب اور مسعود احمد ہاشمی صاحب نے اپنے اپنے ملکوں کی جماعتہائے احمدیہ کے نمائندوں کی حیثیت سے شرکت کی۔ جماعتِ احمدیہ ماریشس نے پانچ افراد پر مشتمل وفد بھجوایا جو تین مردوں اور دو خواتین پر مشتمل تھا۔ مردوں میں بشیر محمود صاحب۔ یوسف تیجو صاحب اور الحاج علی حسن بگیلو صاحب نیز خواتین میں محترمہ رسول بائی نوبی صاحبہ اور محترمہ رابعہ بی بی سٹوکیا شامل تھیں۔ نائیجیریا سے الحاج ابوبکر اڈو گیبے کیوکوبی تشریف لائے ہوئے تھے۔ گھانا مغربی افریقہ سے ایم۔ اے۔ سر صاحب اور محمد سفیان صاحب نے تشریف لاکر جلسہ میں شرکت کی۔ یوگنڈا مشرقی افریقہ سے محمد سلیمان سوتیانا تشریف لائے۔ اسی طرح آسٹریلیا سے عبداللہ ولیم آرکائل صاحب۔ ناروے سے نور احمد صاحب بولستاد۔ سویڈن سے سیف الاسلام محمود ارکسن اور شعیب موسیٰ صاحب۔ ڈنمارک سے عبدالسلام میڈسن صاحب۔ جرمنی سے فائنہ رؤف صاحبہ۔ سوئٹزرلینڈ سے ایس ناصر احمد صاحب اور غفور صاحب۔ ہالینڈ سے رفیق راول ویبر صاحب۔ عبدالعزیز جمن بخش صاحب اور عبدالعزیز فرحاخن مع اہلیہ محترمہ نے خاص جلسہ کے ایام میں ربوہ تشریف لا کر اس میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ یوگوسلاویہ کے جناب شعیب اور جناب عثمان کے حصہ میں بھی یہی سعادت آئی۔

یہ سب نصف صد کے قریب احباب اکنافِ عالم کے ڈیڑھ درجن کے قریب ممالک کے اصل باشندے اور باقاعدہ ان کے شہری ہیں جو اپنے اپنے ملک کی جماعتہائے احمدیہ کے باضابطہ نمائندوں کی حیثیت سے ربوہ تشریف لائے۔ ورنہ ایک بہت بڑی تعداد ایسے احباب کی بھی ہے جو اکنافِ عالم میں پھیلے ہوئے ممالک سے اپنے طور پر ربوہ تشریف لائے اور جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوئے۔ چونکہ وہ جماعتی انتظام کے تحت نہیں ٹھہرے تھے اور انہوں نے اپنی رہائش کا پرائیویٹ طور پر خود انتظام کیا تھا۔ اس لئے ان کی صحیح تعداد اور ناموں کا علم نہیں ہو سکا۔ گو یہ حقیقت ہے کہ ان کی تعداد جماعتی نمائندوں سے بہت زیادہ تھی۔

الغرض ہمارا ۸۲ واں جلسہ سالانہ بھی اس لحاظ سے ایک عظیم الشان نشانِ صداقت کی حیثیت رکھتا تھا کہ اس میں حسب بشارات دنیا کی اُن قوموں کے نمائندوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی سعادت حاصل کی جنہیں خدا تعالیٰ نے اس میں شرکت کے لئے تیار کیا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ حقیقت نہایت شان اور آب و تاب سے ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ اسلام دنیا کے ہر خطے اور گوشہ میں بتدریج غالب آرہا ہے اور ہر قوم اس چشمہ سے پانی پی رہی ہے اور اسلام کی صداقت پر مہرِ تصدیق ثبت کر رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شانِ قرآن مجید

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے ٭ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد فاضل)

جماعت احمدیہ کے بیاسیؔ ویں جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۴ء میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد فاضل نے جو تقریر فرمائی وہ قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہے ——— (ادارہ)

نہایت پیاری نعمت

ہمارے سید و مولیٰ خاتم النبیین، خاتم العارفین، خاتم المومنین، افضل الرسل والاصفیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہمیں جو بے شمار نعمتیں عطا ہوئیں ان میں سب سے افضل و اعلیٰ اور اکمل و اتم اور نہایت پیاری اور عمدہ ترین نعمت قرآن مجید ہے جو اس خدائے ذوالجلال نے نازل فرمائی جو ربِّ محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ اس لئے کہتا ہوں کہ :-

"اگرچہ ربّ تو ایک ہے مگر تجلیاتِ عظیمہ اور ربوبیتِ عالیہ کی وجہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب سب سے اعلیٰ ہے"

(چشمہ معرفت صـ ۲۳۳)

مقامِ نزولِ قرآن

قرآن کریم کا نزول مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک کی مقدس سرزمین پر ہوا جس میں ایک طرف خدا کا پہلا گھر اور انوارِ الٰہیہ کا تجلّی گاہ اور عرفان کا مرکز ہے اور دوسری طرف سب رسولوں کے سرتاج، صادقوں کے بادشاہ اور نبیوں کے شہنشاہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا پایۂ تخت واقع ہے اور ان کے درمیان دو ڈھائی سو میل کا وہ مقدس خطہ ہے جس کی خاک کے ایک ایک ذرہ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک قدموں سے ہمدوشِ ثریّا بنا دیا ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احقر الغلمان اور مہدی اُمت (علیہ السلام) فرماتے ہیں ؎

شَمْسُ الْھُدٰی طَلَعَتْ مِنْ مَّکَّۃَ
عَیْنُ النَّدٰی نَبَعَتْ لَنَا بِحِرَاءِ

ہمارے لئے آفتابِ ہدایت مکہ سے طلوع ہوا اور چشمۂ سخاوت غارِ حرا سے جاری ہوا۔

اِلَی الْاٰنَ اَنْوَارٌ بِبُرْقَۃِ یَثْرِبَ
نُشَاھِدُ فِیْھَا کُلَّ یَوْمٍ تَجَدُّدًا

مدینہ کی پتھریلی زمین میں اب تک ایسے انوار ہیں جن میں ہم ہر روز نئی تجلیات دیکھتے ہیں۔

(کرامات الصادقین صـ ۵ ۔ درثمین عربی مترجم صـ ۱۹۱-۵۱-۵۲)

جبریل امیں کی تجلی عظیم

وحی قرآنی عربی میں ہوتی جو واحد الہامی زبان اور اُمّ الالسنہ ہے۔ قرآن کا نزول جبریل امیں کی عدیم النظیر اور پُرشوکت تجلّی کی صورت میں ہوا۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلی وحی کے بعد ایک دن غارِ حرا سے واپس گھر تشریف لا رہے تھے کہ اچانک ایک آواز سنائی دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طرف نگاہ دوڑائی مگر کوئی وجود نظر نہ آیا آخر حضور نے اوپر نظر اٹھائی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں آپ پر خدا کا کلام لایا تھا زمین و آسمان کی بے پناہ وسعتوں کے درمیان ایک عظیم الشان کرسی پر رونق افروز ہے۔ (بخاری ابواب التفسیر و باب بدء الوحی)

حضرت مہدی موعودؑ نے اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :-

"خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی ۔۔۔۔۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے ۔۔۔۔۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔ انجیل کا لانے والا وہ رُوْحُ الْقُدُس تھا جو کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا جو ایک ضعیف اور کمزور جانور ہے جس کو بلی بھی پکڑ سکتی ہے۔ اسی لئے عیسائی دن بدن کمزوری کے گڑھے میں پڑتے گئے اور روحانیت ان میں باقی نہ رہی۔ کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار کبوتر پر تھا۔ مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم الشان شکل میں ظاہر ہوا تھا جس نے زمین سے لے کر آسمان تک اپنے وجود سے تمام ارض و سماء کو بھر دیا تھا۔"

(کشتی نوح طبع اول صـ ۲۴-۲۵)

نورِ محمدی اور نورِ قرآنی

چونکہ ہر ایک وحی نبی منزّل علیہ کی فطرت کے موافق نازل ہوتی ہے اس لئے عقلی طور پر یہ اعلیٰ و ارفع مرتبہ وحی کا اس نبی کامل کو عطا ہو سکتا تھا جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہوتا ہے اور جو کمالاتِ تامہ کا مظہر ہو اور وہ مبارک نبی ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے تھے جن کا پاک اور مقدس و مطہر دل نورِ جلال و جمال کے اعتبار سے عرشِ ربِّ عظیم ہے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و انشراحِ صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکّل و وفا اور عشقِ الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفا تھے اس لئے خدائے جلّشانہ' نے ان کو عطرِ کمالاتِ خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اور دل جو تمام اولین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا۔ وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو"

(سرمہ چشم آریہ صـ ۲۲-۲۴ حاشیہ)

مجسّم قرآن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی محض تھے مگر آپ نے قرآن کو اپنے نفس پر ایسا وارد کیا کہ آپ قرآن مجسم ہو گئے۔ آپ کی ہر حرکت، ہر خیال اور ہر ارادہ قرآن کی تفسیر بن گیا۔ آپ کی آنکھوں کی چمک میں قرآنی نور کی بجلیاں تھیں اور آپ کے کلمات قرآنی باغ کے پھول تھے۔

حضرت موسیٰؑ کی پیشگوئی

قرآن مجید ایک موعود کتاب ہے جس کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے شارع نبی نے بھی انیس سو برس قبل پیشگوئی کی۔ چنانچہ استثناء باب ۳۳ - آیت ۲ میں لکھا ہے :-

"اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔"

فاران عربی لفظ ہے جس کے معنے ہیں: دو بھاگنے والے۔ چونکہ سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ مطہرہ صدیقہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا ۔۔۔۔۔ الہامِ الٰہی سے مکہ معظمہ کی زمین میں بھاگ آئے اس لئے اس زمین کا نام فاران ہوا۔ (مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۲ صـ ۲۴۳) جس پر عربی جغرافیہ نویسوں کا اتفاق ہے اور بائیبل بھی تصدیق کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت اسماعیلؑ کے ذکر میں لکھا ہے کہ آپ "فاران کے بیابان میں رہتے" (پیدائش باب ۲۱ - آیت ۲۰-۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام نے دس ہزار قدوسیوں میں جلوہ گر ہونے والے نبی کا نام محمدیم (غزل الغزلات باب ۵ آیت ۱۰-۱۶ (عبرانی) بتا کر یہ سربستہ راز بالکل کھول دیا ہے کہ آتشی شریعت سے مراد یقینی طور پر قرآن عظیم ہے۔

ایک عارفانہ نکتہ

حضرت سیدنا المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں :-

"میرا اپنا یہ خیال ہے گو یہ ایک ذوقی نظریہ ہے کہ جس وقت کوہ سینا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت موسیٰ کو بشارت دی گئی... اور انہیں معلوم ہوا کہ ایک عظیم الشان نبی میرے بعد پیدا ہونے والا ہے تو ان کے دل میں یہ معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوئی کہ وہ کونسی تجلی ہوگی جو اس نبی پر ظاہر کی جائے گی جس پر انہوں نے عرض کیا رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ۔ ذرا مجھ پر بھی وہ محمدی تجلی ظاہر فرما تا کہ میں بھی تو دیکھوں کہ اس پر تو کس شان سے ظاہر ہوگا اس کا انہیں یہ جواب دیا گیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص اپنے مناسب حال ہی تجلی دیکھ سکتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۹۶۵-۹۶۶)

نزول کی کیفیت

اللہ جل شانہ نے اپنے پاک کلام میں قرآنی وحی کے نزول کی کیفیت کا نہایت ہی وجد آفرین نقشہ کھینچا ہے فرماتا ہے :-

"ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۔ فَکَانَ
قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی
فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی
(نجم ۹-۱۰)

یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندوں کے اضطراب کو دیکھ کر اور ان پر رحم کر کے خدا تعالیٰ سے ملنے کے لئے اُس کے قریب ہوئے اور خدا تعالیٰ بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے شوق میں اوپر سے نیچے آگیا۔

پھر اللہ جلشانہ بتلاتا ہے فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی یعنی خدا اور مصطفیٰ دونوں کمانوں کے متحدو تم کی شکل میں تبدیل ہوگئے اور ہوتے ہوتے اس سے بھی زیادہ قرب کی صورت اختیار کر لی اور پھر اس نے اپنے کامل بندہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اس شان کی وحی نازل فرمائی جس کا ارادہ ازل سے فیصلہ فرما چکا تھا۔

"حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"قرآن کریم کی اصلی اور صحیح شان کو دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا ورنہ قرآن شریف کی خوبیاں اور اسکے کمالات اُس کا حسن اپنے اندر ایک ایسی کشش اور جذب رکھتا ہے کہ بے اختیار ہو ہو کر دل اس کی طرف چلے جائیں"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء
بحوالہ شان قرآن صـ ۲۱۹)

نیز لکھتے ہیں :-

"قرآن مجید ایک ایسا لعل تاباں اور مہر درخشاں ہے کہ اس کی سچائی کی کرنیں اور اور اس کے منجانب اللہ ہونے کی چمکیں نہ کسی ایک یا دو پہلو سے بلکہ ہزارہا پہلوؤں سے ظاہر ہو رہی ہیں"

(منن الرحمن صـ ۱)

فضائل قرآن کی کلید اسماء قرآن

وحی قرآن کو وراء الوراء... لطیف در لطیف اور نہاں در نہاں روحانی کیفیت کا کسی قدر تصور حاصل کرنے کے بعد اب آئیے ہم اس مضمون پر غور کریں کہ خدا کے قرآن کی نظر میں قرآن مجید کی عظمت شان کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے کمالات و فضائل معلوم کرنے کی کلید اس کے اُن الہامی ناموں میں رکھدی ہے جو اس کے اندر درج ہیں مثلاً لفظ "قرآن" کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائینگی اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی... اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔

(ملفوظات جلد ۱ صـ ۱۲۲)

حضرت اقدس نے قرآنی ناموں میں سے بعض کا انتخاب کر کے ازالہ اوہام میں ان کا فصیح و بلیغ اور بامحاورہ ترجمہ بھی کیا ہے فرماتے ہیں :

قرآن کریم کی شان بلند ہو اسی کے بیان سے ظاہر ہوتی ہے

"مندرجہ ذیل صفات قرآن کریم کے غور سے پڑھو اور پھر انصافاً خود ہی کہو کہ کیا مناسب ہے کہ اس کلام کو چھوڑ کر کوئی اور ہادی یا حکم مقرر کیا جائے اور وہ آیات یہ ہیں (آگے حضور نے مختلف آیات کے ٹکڑے درج کئے ہیں۔ ناقل)

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ۔ اِنَّ ھٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ وَ اِنَّہٗ لَتَذْکِرَۃٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ وَ اِنَّہٗ لَحَقُّ الْیَقِیْنِ حِکْمَۃٌ بَالِغَۃٌ۔ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ۔ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِیْزَانَ۔ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ۔ لَا رَیْبَ فِیْہِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَھُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْہِ وَھُدًی وَّ رَحْمَۃً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ۔ فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ لَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ۔ ھٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَ ھُدًی وَّ رَحْمَۃٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَ اللّٰہِ وَ اٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَ بِرَحْمَتِہٖ فَلْیَفْرَحُوْا ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ۔

یعنی یہ قرآن اس راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے جو نہایت سیدھی راہ ہے اس میں ان لوگوں کے لئے جو پرستار ہیں حقیقی پرستش کی تعلیم ہے اور یہ ان کے لئے جو متقی ہیں کمالات تقویٰ کے یاد دلانے والا ہے۔ یہ حکمت ہے جو کمال کو پہنچی ہوئی ہے اور یہ یقینی سچائی ہے اور اس میں ہر ایک چیز کا بیان ہے یہ نور علیٰ نور اور سینوں کو شفا بخشنے والا ہے۔ رحمٰن نے قرآن کو سکھایا ہے۔ ایسی کتاب نازل کی جو اپنی ذات میں حق ہے اور حق کے وزن کرنے کی ایک ترازو ہے وہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور روحانی ہدایتوں کی اس میں تشریح ہے اور وہ ایسے دلائل کے ساتھ حق اور باطل میں فرق کرتا ہے اور وہ قول فیصل ہے اور شک و شبہ سے خالی ہے ہم نے اس کو اس لئے تجھ پر اتارا ہے کہ تا امور متنازعہ فیہ کا اس فیصلہ کردیں اور مومنوں کیلئے ہدایت اور رحمت کا سامان تیار کردیں۔ اس میں وہ تمام صداقتیں موجود ہیں جو پہلی کتابوں میں متفرق اور پراگندہ طور پر موجود تھیں ایک ذرہ باطل کا اس میں دخل نہیں نہ آگے سے اور نہ پیچھے سے یہ لوگوں کے لئے روشن دلیلیں ہیں اور جو یقین لانے والے ہوں اُن کے لئے ہدایت و رحمت ہے سو تم کونسی حدیث ہے جس پر تم اللہ اور اس کی آیات کو چھوڑ کر ایمان لاؤ گے... ان کو کہدے کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے یہ قرآن ایک بیش قیمت مال ہے۔ سو اس کو تم خوشی سے قبول کرو۔ یہ اُن مالوں سے اچھا ہے جو تم جمع کرتے ہو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ علم و حکمت کی مانند کوئی مال نہیں!"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۵۳ تا ۶۵۷)

ان قرآنی اسماء و صفات کے علاوہ جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس میں ہے قرآن مجید کے اور بھی بہت سے مبارک نام ہیں جن کا ذکر مجدد اسلام علامہ سیوطی نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب "الاتقان" میں کیا ہے اور جن کی تشریح و توضیح حضور علیہ السلام کی تحریرات میں بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر بھی ہمیں ملتی ہے اور جن سے قرآن مجید کی نہایت بلند اور رفیع و اعلیٰ شان کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً لاریب فیہ۔ کلام اللہ۔ کتاب مبین کتاب مکنون، الرشد، مصدق، ام الکتاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الذکر الحکیم، العروۃ الوثقیٰ، العلم، مہیمن، نعمت، ذکر مبارک، حکمۃ، الکتاب الحکیم، حبل اللہ، تفصیل لکل شیٔ، متشابہ، مثانی، موعظۃ، اُحکمت آیاتہ، ثم فصلت، روح، وحی، بیان، حق، صدق، کتاباً مفصلاً، بُشریٰ للمؤمنین، حسرۃ علی الکٰفرین، عدل، امر، منادی، قرآن مجید، قرآن عربی، القرآن ذی الذکر، قرآن کریم، بشیر، نذیر، کتاب عزیز، احسن القصص، احسن الحدیث، قرآناً عجباً، حکم عربی، الامانۃ، کتاب مسطور، صحف مکرّمہ مرفوعۃ، مطہرۃ، الکتاب الحکیم، الموعظۃ، شجرۃ طیبہ، حق الیقین، البیّنہ، الکوثر،

(باقی)

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں انشاء اللہ العزیز مورخہ ۸، ۹ اور ۱۰ ماہ صلح (جنوری) جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں منعقد ہو رہی ہیں جس میں انفرادی کھیلوں مثلاً دوڑیں، چھلانگیں، وزن اٹھانا، گولہ و نیزہ پھینکنے کے علاوہ اجتماعی کھیلوں فٹ بال۔ والی بال۔ کبڈی۔ میرِ ڈبہ کے مقابلے بھی ہوں گے۔ پہاڑی کی چوٹی سر کرنا۔ دس میل پیدل سفر۔ روڈ دوڑ کے مقابلے انتہائی دلچسپ ہونے کے باعث دیکھنے کے لائق ہیں۔

احباب کرام سے گذارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لاکر طلبہ کے کھیل سے محظوظ ہوں۔

(مدیر العاب السنویہ بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

علَمِ انعامی انصار اللہ

امسال کارکردگی کے لحاظ سے مجلس انصار اللہ اسلامیہ پارک لاہور اوّل قرار پائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۷ ماہ فتح ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۷۴ء) جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مجلس انصار اللہ اسلامیہ پارک لاہور کے زعیم اعلیٰ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب کو اپنے دست مبارک سے انصار اللہ کا علم انعامی مرحمت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو مجلس انصار اللہ اسلامیہ پارک لاہور کے لئے بے حد بابرکت کرے اور مسابقت الی الخیر کی روح کو تقویت ملے۔ کارکردگی کے لحاظ سے مجالس کی ترتیب وار فہرست یہ ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے عہدیداران کو جزائے خیر عطاء فرمائے اور ان کو بیش از پیش خدمت دین کی توفیق بخشے۔

نمبر شمار	نام مجلس	اسم گرامی زعیم / زعیم اعلیٰ
۱	اسلامیہ پارک لاہور	مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ۔
۲	مارٹن روڈ کراچی	" مولوی عبد المجید صاحب زعیم اعلیٰ
۳	لائل پور شہر	" چوہدری عبد الغنی صاحب زعیم اعلیٰ
۴	ناظم آباد کراچی	" میجر محمد نذیر صاحب بھٹی زعیم اعلیٰ
۵	کراچی صدر	" سید سعید خالد صاحب زعیم اعلیٰ
۶	واربرٹن ضلع شیخوپورہ	" سید سعید احمد صاحب زعیم۔
۷	سکھر شہر	" قریشی عبد الرحمٰن صاحب زعیم۔
۸	پشاور شہر	" میاں عبد الرشید خان صاحب زعیم اعلیٰ
۹	جھنگ صدر	" چوہدری محمد مختار صاحب زعیم۔
۱۰	کوئٹہ شہر	" میاں بشیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

موصی بھائیوں کے لئے خاص توجّہ کے قابل اعلان

فارم اصل آمد پُر کرنے کی اہمیت

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

قاعدہ یہ ہے کہ ہر موصی کی دورانِ سال جو حقیقی آمد ہو اس پر اس کا حصہ آمد ادا ہونا چاہیئے۔ ہر سال کے شروع میں ہر موصی کا ایک بجٹ تجویز ہوتا ہے۔ مثلاً سال کی آمدنی بارہ صد روپے سمجھ کر ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۱۲۰ روپے بجٹ مقرر ہوگیا۔ لیکن آخر سال میں اصل آمد کو مدّنظر رکھ کر وصولی کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

دوران سال ہر مہینے آمد مختلف ہو سکتی ہے۔ کبھی کم ہوتی ہے اور کبھی زیادہ۔ تاجر اصحاب کے لئے یہ صورت خاص طور پر پیدا ہوتی رہتی ہے۔ ملازمین اور کاشتکاروں کے لئے بھی یہ صورت ممکن ہے۔ دفتر بہشتی مقبرہ میں ہر موصی کا علیحدہ علیحدہ کھاتہ ہے جس میں موصی کی اصل آمد کے مطابق واجب الادا حصہ آمد اور ادا شدہ رقم کا اندراج ہوتا ہے اور یہ اندراج موصی کے اپنے بیان کے مطابق ہوتا ہے کیونکہ وصیت کا معاملہ خالصۃً اللہ تعالیٰ اور موصی کے درمیان ہے۔ چونکہ اصل آمد کم و بیش ہوسکتی ہے اور ہوتی رہتی ہے اس لئے لازمی ہے کہ ہر موصی ہر سال کے آخیر پر اپنی اصل آمد سے دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو مطلع کرے تا اس آمد کو مدِّنظر رکھ کر دفتر والے موصی کے کھاتہ میں اسکے فاضلہ یا بقایا کا اندراج کر سکیں اور اس بارے میں موصی کو اطلاع دے سکیں۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی موصی صاحب سال کے آخیر پر اپنی سال بھر کی کل آمد کی اطلاع نہ دے گا تو دفتر والے اس کے ذمہ کے بقایا یا اسکے فاضلہ کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔

قواعد کے مطابق دفتر بہشتی مقبرہ والے مالی سال کے آخیر پر (اپریل مئی میں) ہر موصی کو مطبوعہ اصل آمد فارم بھیجتے ہیں لیکن بہت سے موصی احباب اس فارم کے پُر کرنے میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور اسے واپس دفتر کو بھجوانے میں بے پرواہی کرتے ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا حساب واضح نہیں ہوتا بلکہ اصل آمد معلوم نہ ہونے کی بناء پر اصولاً وہ موصی بقایا دار قرار پاتے ہیں اور صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق ایسے اصحاب کی وصایا قابل منسوخی قرار پاتی ہیں۔ پس فارم اصل آمد کا پُر کرکے دفتر کو بھجوانا ہر لحاظ سے موصی بھائیوں کے مفاد میں ہے۔ سب احباب کو اس کا پورا التزام کرنا چاہیئے۔ ورنہ مجلس کارپرداز از رُوئے قواعد اس بارے میں سہل انگاری کرنے والے اصحاب کی وصیتوں کو منسوخ قرار دینے پر مجبور ہوتی ہے۔

دُعائے مغفرت

میرا بھانجا عزیزم عبد الرشید ولد چوہدری غلام رسول صاحب ۲ ماہ جنوری کو تقریباً پونے آٹھ بجے صبح کشمیر ریلوے سٹیشن پر ریلوے ٹرین کے حادثہ میں شدید زخمی ہوا اور موقع پر ہی وفات پاکر اپنے مولا حقیقی سے جاملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی خاص رحمت سے نوازے اور پسماندگان کو جو اس اچانک حادثہ کی وجہ سے اب تک غم سے نڈھال ہیں۔ انہیں صبر جمیل عطاء فرما کر راضی برضاء ہونے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین

ڈاکٹر نذیر احمد محلہ دار الیمن۔ ربوہ۔

خطرناک چارہ بے خطر ڈالیے!

بشرطیکہ آپ کے پاس اکسیر اپھارہ کا شک موجود ہو۔ اکسیر اپھارہ کے استعمال نے خدا کے فضل سے خطرناک سے خطرناک اپھارہ میں مبتلا سینکڑوں جانوروں کی جان بچائی ہے۔ فی پیکٹ -/۱ روپیہ۔ درجن یا زیادہ پر ۳۳ فیصد کمیشن۔ مفید لٹریچر مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون نمبر ۶۰۶ / ۶۰۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء کی مختصر روداد

جلسہ سالانہ کا تیسرا روز —— پانچواں اجلاس منعقدہ ۲۸ دسمبر

جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء کا پانچواں اور ۲۸/ دسمبر/ فتح کا پہلا اجلاس زیرِ صدارت محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی نو بجکر بیس منٹ پر شروع ہوا۔ محترم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ مغربی افریقہ نے تلاوتِ قرآنِ پاک کی اور مکرم مولوی صالح محمد خان صاحب شاہد نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سُنایا۔ اس کے بعد

صحابہ کرامؓ کے صبر و استقامت کے نمونے

محترم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ جامعہ احمدیہ نے "صحابہ کرامؓ کے صبر و استقامت کے نمونے" کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے صبر و استقامت کے لغوی معنے بیان کرنے کے بعد قرآن کریم کی رُو سے ان کا مفہوم بیان کیا اور بتایا کہ اللہ کے پیاروں کی ہمیشہ آزمائش ہوتی ہے۔ ان کا امتحان ہوتا ہے اور اس کی غرض کھوٹے کھرے کو الگ کرنا ہوتا ہے۔ جتنا کسی کا ایمان قوی ہوگا اتنی ہی اسکی آزمائش سخت ہوگی۔

محترم مولوی صاحب نے فرمایا صحابہ کرامؓ پر بھی آزمائش اور امتحان کا دور آیا۔ مکہ کی تیرہ سالہ زندگی میں وہ کونسا ظلم تھا جو ان پر توڑا نہ گیا ہو۔ ان کے اموال لُوٹ لئے گئے۔ انہیں مارا پیٹا گیا۔ تپتی ہوئی پتھریلی زمین اور ریت پر انہیں لٹایا گیا۔ سینوں پر کُودا گیا یا پتھر رکھے گئے اور اسی طرح انہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنے پر مجبور کیا گیا۔ جہاں بس چلا انہیں بھوکا پیاسا رکھنے کا جتن کیا گیا اور سنہ ھ میں تو مسلمانوں کو ان کے حمائتیوں سمیت شعب ابی طالب میں محصور ہونے پر مجبور کر دیا گیا جہاں انہیں کوئی کھانے کی چیز نہ پہنچنے دی جاتی تین سال کے قریب درختوں کے پتّے اور اسی قسم کی دوسری اشیاء کھا کر انہیں گذارہ کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ بھوک کی وجہ سے بچے روتے تو کفار بغلیں بجاتے۔ بلاوجہ قتل کیا گیا۔ غرض صحابہ کرامؓ کی ہر رنگ میں آزمائش ہوئی لیکن ان کے صبر اور استقامت میں کوئی فرق نہ آیا۔ ہر آزمائش کے سامنے وہ سینہ سپر ہو گئے۔ ہر امتحان میں وہ پُورے اُترے اور بیعت کے وقت جو عہد انہوں نے باندھا اسے انہوں نے خوب نبھایا۔

محترم مولوی صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ صبر کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ لڑائی مسلّط ہو جانے پر میدانِ جنگ میں بہادرانہ استقامت اور شجاعت کا مظاہرہ کیا جائے صحابہ کرامؓ پر بھی جب جنگ مسلّط کی گئی تو نیزوں کی انّی اور تلوار کی چمک انہیں راہِ حق سے ہٹا نہ سکی۔ انہوں نے خون کا آخری قطرہ تک خدا کی راہ میں قربان کر دیا انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح یہ نہ کہا کہ جاؤ تُو اور تیرا خدا لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں بلکہ وہ خدا کی خاطر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دائیں بھی لڑے بائیں بھی لڑے آگے بھی لڑے اور پیچھے بھی لڑے اور دشمن کی طاقت اور قوت۔ دبدبہ اور کثرت ان کے جذبۂ صبر و استقامت کو متاثر نہ کر سکے عورتیں بھی مردوں سے پیچھے نہ تھیں انہوں نے اسلام کی راہ میں انتہائی مصائب جھیلے۔ جنگوں میں اپنے مردوں کے دوش بدوش لڑیں۔ اپنے عزیزوں کو ہنستے کھیلتے اور انتہائی مسرت کے ساتھ میدانِ جنگ میں بھیجا اور ان کے خون کا نذرانہ پیش کیا۔

محترم مولوی صاحب نے تاریخ اسلام اور احادیث سے متعدد مثالیں پیش کر کے فرمایا صحابہؓ نے صبر و استقامت، ایثار اور فدائیت جرأت و بہادری کا وہ نمونہ دکھایا جو پہلے کسی نبی کی قوم نے پیش نہیں کیا اور قیامت تک دُنیا اس کی مثالیں پیش نہ کر سکے گی۔

ذکرِ حبیب علیہ السلام

محترم نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے "ذکرِ حبیب" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتِ مبارکہ کا ایک اہم پہلو پیش فرمایا اور وہ یہ کہ حضورؑ کی مسلمانانِ عالم کے ساتھ ہمدردی و غمخواری۔

آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے قلبِ مطہر میں مسلمانوں کی ہمدردی کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ ان کی ایذاء دہی کے باوجود ان سے پیار کرتے۔ ان کی خیر خواہی و بہبودی کے لئے آپ کا دل گداز ہوتا۔ آپ انہیں عزّت کے خطابات سے یاد کرتے تا انکا دل پسیجے اور وہ اپنی اصلاح کر لیں۔ آپ نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں نہایت پیارے الفاظ میں خطاب فرمایا مثلاً

مومن۔ دانشمند۔ اپنے بھائی۔ اسلام کے سچے محب۔ بزرگ۔ مومنوں کے آثارِ باقیہ۔ نیک لوگوں کی ذرّیت۔ قوم کے منتخب لوگ۔ بزرگانِ دین۔ عباد اللہ الصالحین اور قوم کے چمکتے ہوئے ستارے۔

اپنے لئے آپ نے ہمیشہ عجز و انکسار کے الفاظ ہی استعمال فرمائے۔

محترم سیفی صاحب نے اپنے دعویٰ کی دلیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے درجنوں مثالیں پیش فرمائیں اور بتایا اگر حضورؑ نے ایک آدھ موقع پر ضرورتِ حقّہ کے ماتحت کسی مخالف کے حق میں سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ حضور نے مخالفین سے خطاب میں سختی برتی ہے۔

آپ نے نہ صرف خود ساری عمر اس طرزِ تخاطب کو اختیار کئے رکھا بلکہ اپنی جماعت کو بھی ہمیشہ کے لئے یہ نصیحت فرمائی کہ وہ گالیاں سُنے اور دعا دے۔ دُکھ پائے اور آرام پہنچائے مسلمانوں کو کسی قسم کی ناجائز تکلیف نہ دے، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ کاش لوگ حضورؑ کی سیرتِ مبارکہ کے اس پہلو پر غور فرمائیں اور اس سے سبق حاصل کریں۔ (باقی)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

پہلا مرحلہ ختم ہونے میں دو ماہ باقی ہیں

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا پہلا مرحلہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک کُل وعدہ کا ۱/۱۵ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اندرون و بیرونِ پاکستان کے احباب نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم محمد شریف بیگ صاحب لنگروال وفات پا گئیں

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم محمد شریف بیگ صاحب مرحوم لنگروال حال پتوکی ضلع لاہور یکم جنوری ۱۹۷۵ء بروز بدھ صبح دس بجے پتوکی میں ۷۶ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ مکرم مرزا حسن بیگ کی صاحبزادی اور حضرت مرزا دین محمد صاحب لنگروال صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصیہ بھی تھیں۔ ان کا جنازہ ۲؍ جنوری ۱۹۷۵ء کو بوقت دوپہر پتوکی سے ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے چار صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے اپنی یادگار چھوڑے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب صاحبِ اولاد ہیں۔

مرحومہ بہت نیک، احمدیت سے محبت کرنے والی اور بہت عبادت گزار تھیں۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنّت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور مقامِ قُرب سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ دین و دنیا میں ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(رانا مبارک احمد۔ پتوکی)

خالد و تشحیذ الاذہان کے وی پی

ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان کے جن خریداران کا چندہ ختم ہے ان کو جلسہ سالانہ سے قبل یاددہانی کے کارڈ بھجوائے گئے تھے۔ جن خریداران کی طرف سے ابھی تک چندہ وصول نہیں ہوا ان کو ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان کے وی پی بھجوائے جا رہے ہیں براہ کرم وصول فرما کر ادارہ سے تعاون فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)